JOURNAL OF ISLAMIC AND RELIGIOUS STUDIES

OPEN ACCESS
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
www.jirs.uoh.edu.pk

JIRS, Vol.:7, Issue: 1, Jan – June 2022,
DOI: 10.36476/JIRS.7:1.06.2022.11, PP: 57-76

# اسلام اور یہودیت میں قصاص و دیت کا تصور: مشترکات وامتیازات

# Concept of Retribution and Blood Money in Islam and Judaism: Similarities and Differences

**Dr. Saleem Nawaz**
*Assistant Professor/ Head, Department of Islamic Studies*
*Army Burn Hall College for Boys, Abbottabad*

**Muhammad Ali Shaikh**
*Lecturer, Department of Basic Sciences & Related Studies,*
*Shaikh Ayaz University, Shikarpur*

**Version of Record Online/Print:**
20-06-2022

**Accepted:**
13-06-2022

**Received:**
31-01-2022

**Abstract**

*In all Divine religions, the law of retribution was legislated to protect the sanctity and survival of human life, to end crimes and oppression, prevention of chaos and anarchy, and to maintain collective order and peace in the society. In this regard, an analytical and comparative study of the concept of retribution in Islam and Judaism, the types of retribution, the retribution of injuries and damaged limbs, the principles of testimony, the procedure for issuing and implementing punishment and authority of implementation of punishments, has been done in the light of the Old Testament, the Holy Qur'ān and the Aḥādīth. The study concludes that in Judaism, the law of retribution is required in both cases, i.e; intentional murder and unintentional murder and forgiving the murderer and taking blood money is strictly forbidden, while in Islam, the law of retribution is only for intentional murder and the heirs is obliged to take Qiṣāṣ or to take blood money or to forgive the murderer, while in unintentional murder, the heirs can either take blood money or forgive the murderer. In Islam, only government is authorized to execute the retribution, while in Judaism, the heirs of the deceased can also kill the murderer. In both religions, the testimony of more than one person is necessary for the execution of Qiṣāṣ.*

***Keywords:*** *retribution, blood money, testimony, intentional murder, unintentional murder, injuries, damaged lambs*

CC BY

# اسلام اور یہودیت میں قصاص و دیت کا تصور : مشترکات و امتیازات

**ڈاکٹر سلیم نواز،**

اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز،

آرمی برن ہال کالج فار بوائز، ایبٹ آباد

**محمد علی شیخ،**

لیکچرر، ڈیپارٹمنٹ آف بیسک سائنسز اینڈ ریلیٹڈ سٹڈیز،

شیخ ایاز یونیورسٹی، شکارپور، سندھ

**خلاصہ**

تمام شرائع سماویہ میں قصاص کا قانون اس لئے مشروع ہوا تاکہ انسانی جان کی حرمت وبقاء کی حفاظت ہو، جرائم اور ظلم کا خاتمہ ہو، مجرموں کی حوصلہ شکنی ہو، انتشار وانارکی کا سدباب ہو اور معاشرے میں اجتماعی نظم اور امن وامان کو برقرار رکھا جاسکے۔اس سلسلے میں عہد نامہ قدیم، قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں اسلام اور یہودیت میں قصاص و دیت کے تصور، قصاص کی اقسام، جروحات و تلف اعضاء کی دیت، اصول شہادت، سزا کے اجراء و نفاذ کے طریقہ کار اور نفاذ سزا کے اختیار کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کیا گیا۔اس تحقیقی مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ یہودیت میں قتل عمد و قتل خطا دونوں صورتوں میں ہر حال میں قانون قصاص کا اجراء مطلوب ہے قاتل کو معاف کرنے اور ان سے دیت لینے کی سختی سے ممانعت ہے جبکہ اسلام میں قانون قصاص کا اجراء صرف قتل عمد کی صورت میں ہے، اسلام قتل عمد کی صورت میں مقتول کے وارثین کو تین باتوں میں سے کسی کو اختیار کرنے کا پابند بناتا ہے کہ وہ قصاص لے یا دیت لے یا مقتول کو معاف کردے اور قتل خطا کی صورت میں دیت لے یا مقتول کو معاف کردے۔اسلام میں قصاص کے حکم کا نفاذ حکومت وقت کا اختیار ہے جبکہ یہودیت میں مقتول کے ورثاء بھی قاتل کو قتل کرسکتے ہیں۔ دونوں مذاہب میں قصاص کے حکم کے نفاذ کے لئے ایک سے زیادہ آدمیوں کی شہادت ضروری ہے۔ قصاص کے حوالے سے یہودیت میں مطلق حکم تھا جبکہ اسلام نے اسے مقید کیا۔اس مقالہ میں اسلام اور یہودیت میں قصاص و دیت کے قانون میں مشترکات و امتیازات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

**کلیدی کلمات :** اسلام، یہودیت، قصاص، دیت، تلف اعضاء، قتل عمد، قتل خطا

## تمہید

انسانی جان کی حفاظت و بقا کے لئے تمام شرائع سماویہ میں قصاص کا حکم مشروع ہوا۔اس حکم کی تشریع کی غرض و غایت انسانی جان کی حرمت و تقدس کو یقینی بنانا، انسانی جان کو تحفظ مہیا کرنا، انسان کو بلاخوف معاشرے میں آزادی کے ساتھ جینے کا حق دینا، سماج دشمن عناصر کی حوصلہ شکنی کرنا، جرائم کا سدباب کرنا، مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا، مقتولوں کو انصاف مہیا کرنا، معاشرے میں اجتماعی نظم کو برقرار رکھنا، امن کے قیام کو یقینی بنانا اور معاشرے کو انتشار و انارکی سے روکنا ہے۔

قصاص ہی میں حیات انسانی کا تحفظ وبقا ہے۔جان کے بدلے جان لینے کا حکم نفسیاتی طور پر انسان کے اندر خوف پیدا کرتا ہے

اور اسے دوسروں کی جان لینے سے باز رکھتا ہے۔ جب انسان کو یہ یقین ہو کہ کسی کی جان لینے کے عوض اپنی جان بھی گنوادی جائے گی، تو یہ احساس جرائم کے ارتکاب کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور مجرم کو معاشرے میں کسی بے گناہ انسان کی جان لینے یا انہیں مجروح کرنے سے روکتا ہے۔ اور یوں معاشرے میں قتل وغارت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، ہر انسان کو بلا خوف آزادی کے ساتھ معاشرے میں جینے کا حق میسر آتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قصاص کو زندگی قرار دیا ہے۔ اس قانون کا نفاذ انسانی جان کی حرمت و تقدس کی بحالی، تحفظ وبقا کو یقینی بنانے، پرامن و صالح معاشرے کے قیام اور فساد فی الارض کی روک تھام کے لئے ضروری ہے۔

**موضوع تحقیق کا بنیادی سوال**

اسلام اور یہودیت میں قصاص اور دیت کا تصور، شہادت کا معیار، اجراء سزا کے طریقہ کار اور نفاذ سزا کے اختیار میں مشترکات و امتیازات کیا کیا ہیں؟

**منہج تحقیق**

زیر تحقیق مقالہ میں تجزیاتی و تقابلی طریقہ تحقیق کے تحت اسلام اور یہودیت میں قصاص و دیت کے تصورات، احکام، اصول شہادت، اجراء سزا اور نفاذ سزا کے طریقہ کار و اختیار کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کیا گیا۔ قصاص اور دیت کے حوالے سے قرآن حکیم، احادیث نبویؐ اور عہد نامہ قدیم کے احکام کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے ان کے درمیان مشترکات و امتیازات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

**یہودیت میں قصاص و دیت کا تصور**

**یہودیت میں قتل کی ممانعت:**

قصاص کا حکم موسوی شریعت میں بھی تھا اور اس حکم پر سختی سے عمل ہوتا رہا۔ بنی اسرائیل کے متعلق خود قرآن کریم شہادت دیتا ہے۔

"وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" (سورۃ المائدہ :45)

"اور ہم نے بنی اسرائیل کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کردی تھی کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے، پھر جو شخص اس کو معاف کردے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے، اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں۔"

**بے گناہ کے خون بہانے کی ممانعت**

موسوی شریعت میں بے گناہ کا خون بہانے کی سختی سے ممانعت ہے۔

"بے گناہ کا خون نہ بہایا جائے، [1] بے گناہوں اور صادقوں کو قتل نہ کرنا، [2] پردیسی اور یتیم اور بیوہ پر ظلم نہ کرو اور اس مکان میں بیگناہ کا خون نہ بہاؤ، [3] خداوند یوں فرماتا ہے کہ عدالت اور صداقت کے کام کرو اور مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑاؤ اور کسی سے بدسلوکی نہ کرو اور مسافر و یتیم اور بیوہ پر ظلم نہ

کرو اِس جگہ بے گناہ کا خون نہ بہاؤ۔"[4]

اسی طرح کتاب امثال کے مطابق سات چیزیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں قابل نفرت اور کراہیت ہیں، ان میں سے ایک "بے گناہ کا خون بہانے والا ہاتھ"[5] ہے۔

**خدا کے گھر کے اندر قتل کرنے کی ممانعت**

شریعت موسوی میں خدا کے گھر کے اندر قتل کرنے کی سختی سے ممانعت ہے۔

"خداوند کے گھر کے اندر قتل نہ کیا جائے۔"[6]

**قاتل کا مواخذہ**

شریعت موسوی میں بے گناہ کا خون بہانے والے سے جواب دہی کرنے کا حکم ہے۔

"بے گناہ کے خون کی جوابدہی کر،[7] تجھ سے اس کے خون کی باز پرس ہو گی،[8] تو نے قتل کیا اور رحم نہ کیا"۔[9]

**قاتل ملعون ہے**

موسوی شریعت کی رو سے بے گناہ کا قاتل ملعون ہے۔

"لعنت اس پر جو بے گناہ کو قتل کرنے کے لئے انعام لے۔"[10]

**قصاص صرف قاتل سے لیا جائے**

شریعت موسوی کے مطابق قصاص صرف قاتل سے لیا جائے گا اس کے بدلے میں کسی اور کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

"سو تم اس ملک کو جہاں تم رہ رہے ہوں گے ناپاک نہ کرنا، کیونکہ خون ملک کو ناپاک کر دیتا ہے اور اس ملک کے لئے جس میں خون بہایا جائے، سوا قاتل کے خون کے اور کسی چیز کا کفارہ نہیں لیا جا سکتا ہے۔"[11]

**قتل انسانی کی سزا:**

انسانی جان کی حرمت و تقدس اور تحفظ و بقا کے لئے عہد نامہ قدیم میں متعدد مقامات پر قصاص کے احکام مذکور ہیں:

"جو آدمی کا خون کرے اس کا خون آدمی سے ہوگا۔ کیونکہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے،[12] اور جو کوئی کسی آدمی کو مار ڈالے وہ ضرور جان سے مارا جائے،[13] انسان کا قاتل جان سے مارا جائے"۔[14]

احکام عشرہ میں بھی قتل کی ممانعت کی گئ ہے۔

"تو خون نہ کرنا۔"[15]

اسی طرح گنتی میں مذکور ہے:

"اگر کوئی کسی کو عداوت سے دھکیل دے یا گھات لگا کر کچھ اس پر پھینک دے اور وہ مر جائے یا دشمنی سے اپنے ہاتھ اسے ایسا مارے کہ وہ مر جائے تو وہ جس نے مارا ہو، ضرور قتل کیا جائے کیونکہ وہ خونی ہے، خون کا انتقام لینے والا اس خونی کو جب وہ اسے ملے مار ڈالے۔"[16]

خروج میں قصاص اور جروحات کے احکام تفصیلاً مذکور ہیں۔

"لیکن اگر نقصان ہو جائے تو جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ، پاؤں کے بدلے پاؤں، جلانے کے بدلے جلانا، زخم کے بدلے زخم اور چوٹ کے بدلے چوٹ۔"[17]

**ہمسایہ کو عیب دار بنانے کی سزا**

موسوی شریعت میں کسی انسان کے تلف اعضاء کی صورت میں قصاصًا اس کے اعضاء بھی تلف کرنے کا حکم تھا۔

"اگر کوئی شخص اپنے ہمسایہ کو عیب دار بنادے تو جیسا اس نے کیا ویسا ہی اس سے کیا جائے یعنی عضو توڑنے کے بدلے عضو توڑنا، اور آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت۔"[18]

**قصاص کے لئے شہادت اور دیت کی ممانعت**

موسوی شریعت میں قصاص کے نفاذ کے لئے ایک سے زیادہ گواہوں کی شہادت ضروری ہے اور دیت لینے کی سختی سے ممانعت ہے۔ یعنی ہر حال میں قانون عدل (قصاص) مطلوب ہے اور احسان (قاتل کو معاف کرنے یا ان سے دیت لینے) کی ممانعت ہے۔

"اگر کوئی کسی کو مار ڈالے تو قاتل گواہوں کی شہادت پر قتل کیا جائے، پر ایک گواہ کی شہادت سے کوئی مارا نہ جائے۔ اور تم اس قاتل سے جو واجب القتل ہے دیت نہ لینا بلکہ وہ ضرور ہی مارا جائے۔"[19]

**مجرم پر ترس کھانے کی ممانعت**

تورات میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نافذ کرتے وقت مجرم پر ترس کھانے کی ممانعت کی گئی ہے:

"اور تجھ کو ذرا ترس نہ آئے جان کا بدلہ جان، آنکھ کا بدلہ آنکھ، دانت کا بدلہ دانت، ہاتھ کا بدلہ ہاتھ اور پاؤں کا بدلہ پاؤں ہو۔"[20]

تورات کی مذکورہ عبارات سے واضح ہوا کہ شریعت موسوی میں قصاص کا حکم مشروع تھا۔ جان کے بدلے جان اور جروحات و تلف اعضاء کی صورت میں برابر بدلہ لینے کا حکم ہے۔ ان احکام کے نفاذ میں اسرائیلی و غیر اسرائیلی اور دیسی و پردیسی میں کوئی فرق و رعایت نہیں رکھی گئی ہے۔ یہ احکام شریعت موسوی کے ماتحت بسنے والے تمام افراد کے لئے یکساں ہیں تاکہ ان احکام کے نفاذ کے ذریعہ انسانی جان کی حرمت و تقدس کی حفاظت ہو اور فساد فی الارض کو روک کر معاشرے میں اجتماعی نظم کو برقرار رکھا جاسکے۔ موسوی شریعت میں انسانی جان کے تحفظ کو یقینی بنانے اور معاشرے سے جرائم کے خاتمے کے لئے نظام عدل (قصاص) مطلوب تھا اور احسان (یعنی قاتل کو معاف کرنے یا ان سے دیت لینے) کی سختی سے ممانعت تھی۔

**اسلام میں قصاص و دیت کا تصور**

**قصاص کا مفہوم**

امام البغویؒ کہتے ہیں۔

"وَالْقِصَاصُ: الْمُسَاوَاةُ وَالْمُمَاثَلَةُ فِي الْجِرَاحَاتِ وَالدِّيَاتِ"[21]

"اصطلاح شریعت میں قتل یا زخمی کرنے کی اس سزا کو قصاص کہا جاتا ہے، جس میں مساوات ومماثلت کی رعایت رکھی گئی ہو۔"

یعنی جس شخص پر جس قدر زیادتی ہوئی ہے اسی قدر زیادتی کا بدلہ دوسرے شخص سے لینا درست ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ" (سورة البقرة : 194)

"پس جو تم پر زیادتی کرے سو تم اس پر زیادتی کرو، اس کی مثل جو اس نے تم پر زیادتی کی ہے۔"

اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد ہے۔

"وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ" (سورة النحل : 126)

"اور اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے۔"

شرعی اصطلاح میں خون کے بدلے خون لینے کو قصاص کہتے ہیں۔ شرع اسلامی میں اس کا اجراء قتل عمد کی صورت میں ہوتا ہے۔ یا ان جراحات کی صورت میں جو ہلاکت تک پہنچانے والی نہ ہوں۔

**جرم کا مواخذہ مجرم سے ہوگا**

عمرو بن احوص ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا:

لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ، لَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ[22]

آگاہ ہو جاؤ۔ جو قصور کرے گا، وہ اپنی ہی ذات پر کرے گا، باپ کے قصور میں بیٹا نہیں پکڑا جائے گا، اور بیٹے کے قصور میں باپ کو سزا نہیں دی جائے گی۔

حضرت اسامہ بن شریک ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

"لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى"[23]

"کوئی نفس (ذات) دوسرے نفس کے قصور میں نہیں پکڑا جائے گا۔"

**قتل عمد کی سزا**

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى---الآية" (سورة البقرة : 168)

"-اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت۔ ہاں جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے اسے بھلائی کی اتباع کرنی چاہئے اور آسانی کے ساتھ دیت ادا کرنی چاہئے۔ تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے اس کے بعد بھی جو سرکشی کرے اسے دردناک عذاب ہوگا۔"

جروحات اور تلف اعضاء کی صورت میں قصاص کا جو حکم تورات میں ہے قرآن نے بھی اسی حکم کو برقرار رکھا۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

"وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ---الآية" (سورة المائده :

(45

"اور ہم نے بنی اسرائیل کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے، پھر جو شخص اس کو معاف کر دے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے، اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں"۔

مذکورہ آیت سے واضح ہوا کہ قصاص کا حکم شریعت موسوی میں بھی تھا مگر قاتل کو معاف کرنے اور دیت لینے کی ممانعت تھی۔ جہاں تک جراحات کے قصاص کا تعلق ہے قرآن نے بھی اسی حکم کو برقرار رکھا البتہ مقتول کے ورثاء کو معاف کرنے یا دیت لینے کا اختیار بھی دیا۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے:

"مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُقَادَ، وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى"[24]

"جس کا کوئی آدمی قتل ہو گیا ہو تو اسے اختیار ہے، چاہے تو قصاص لے، چاہے تو دیت لے۔"

دوسری حدیث میں ارشاد ہے۔

"مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَلَهُ أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ"[25]

"جس کا کوئی آدمی مارا جائے تو اسے اختیار ہے یا تو وہ اس کے بدلے اسے قتل کر دے، یا معاف کر دے، یا دیت وصول کرے"۔

## قتل خطا کی سزا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ---الآية"

(سورۃ النساء : 92)

"کسی مومن کو دوسرے مومن کا قتل کر دینا زیبا نہیں مگر خطا سے ہو جائے (تو اور بات ہے)، جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں اور اگر مقتول تمہاری دشمن قوم کا ہو اور ہو وہ مسلمان، تو صرف ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنی لازمی ہے۔ اور اگر مقتول اس قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں عہد و پیاں ہے تو خون بہا لازم ہے، جو اس کے کنبے والوں کو پہنچایا جائے اور ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا بھی (ضروری ہے)، پس جو نہ پائے اس کے ذمے دو مہینے کے لگاتار روزے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بخشوانے کے لئے۔"

مذکورہ آیت کی رو سے قتل خطا کی سزا حسب ذیل ہے:

1. ایک غلام آزاد کرے اور مقتول کے ورثاء کو دیت ادا کرے۔ مقتول کے ورثاء کو دیت لینے یا معاف کرنے کا اختیار ہے۔
2. اگر مقتول کا تعلق دشمن قوم سے ہو لیکن وہ مسلمان ہو، تو اس کا کفارہ صرف ایک غلام کی گردن چھڑانا ہے۔
3. اگر مقتول کا تعلق اس قوم سے ہے جن کے ساتھ امن کا معاہدہ ہے تو دیت لازم ہے اور ایک غلام بھی آزاد کیا جائے اگر

یہ میسر نہ ہو تو لگاتار دو مہینے روزہ رکھے۔

### قصاص قتلِ عمد کی صورت میں لیا جائے گا

ارشاد نبویؐ ہے:

"مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ المقْتُولِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا، وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ، وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً، وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْوَذَلِكَ لِتَشْدِيدِ العَقْلِ"[26]

"جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا اسے مقتول کے وارثوں کے حوالے کیا جائے گا، اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور چاہیں تو اس سے دیت لیں، دیت ایک سو اونٹنیاں ہیں، جن میں تیس ایسی ہوں گی جو تین برس کی ہو کر چوتھے برس میں لگی ہوں، تیس وہ ہوں گی جو چار برس کی ہو کر پانچویں برس میں لگی ہوں، اور چالیس اونٹنیاں گیابھن (حاملہ) ہوں گی۔ اور مقتول کے وارث جس بات پر فیصلہ یا صلح کریں، وہی قاتل پر واجب ہوگی۔ اور یہ دیت کے سلسلہ میں سختی کی وجہ سے ہے۔"

دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

"وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌوَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ"[27]

"جو شخص قصداً مارا جائے، یہ قتل قصاص کو واجب کرتا ہے۔ اور جو شخص قصاص لینے میں مزاحمت کرے، اس پر اللہ کی لعنت ہے اور اس کا غضب ہے، اور ایسے شخص کے نہ فرض قبول ہوں گے اور نہ نفل۔"

### قصاص میں متعدد لوگوں کو قتل کرنا

سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے:

"أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ قَتَلُوهُ قُتِلَ غِيلَةً وَقَالَ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا"[28]

"حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک شخص کے قتل کے بدلے میں پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا، یہ سب لوگ اس کے قتل میں شریک تھے اور انہوں نے دھوکہ دے کر اس کو قتل کیا تھا۔ اور قتل کرنے کے بعد فرمایا: اگر اس واقعہ پر صنعا والے سب کے سب حملہ کرتے یا قاتلوں کی مدد کرتے تو میں صنعا کے سارے لوگوں کو قتل کرا دیتا۔"

### قصاص میں کافر کے بدلے مسلمان کے قتل کی ممانعت

حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے:

"المؤمنون تكافأ دماؤهم، وهم يد على من سواهم، يسعى بذمتهم أدناهم، ألاَ لا يُقتل مؤمن

بكافر، ولا ذو عهد في عهده"[29]

"سب مسلمان قصاص میں اور دیت میں برابر ہیں، اور سب مسلمان غیر مسلمانوں کے مقابلے میں ایک ہاتھ کا حکم رکھتے ہیں اور مسلمانوں میں سے معمولی سا آدمی بھی کسی سے عہد کرے تو اس کو پورا کرے۔ خبردار کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی اس کو قتل کیا جائے جب تک کہ وہ عہد وضمان میں ہے۔"

**دین، جان، اہل وعیال اور مال کی حفاظت فرض ہے**

سعید بن زیدؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے:

"مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ"[30]

"جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔"

**قصاص میں باپ کو اولاد کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا**

عمر بن خطابؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے:

"لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ"[31]

"باپ کو بیٹے کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔"

**اعضاء کا قصاص**

**سر کا قصاص**

انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں۔

"أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَاأَفُلاَنٌ أَوْ فُلاَنٌ، حَتَّى سُمِّيَ اليَهُودِيُّ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقَرَّ بِهِ، فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالحِجَارَةِ"[32]

"ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ فلاں نے، فلاں نے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا (تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا) پھر یہودی کو نبی کریم ﷺ کے ہاں لایا گیا اور اس سے پوچھ گچھ کی جاتی رہی یہاں تک کہ اس نے جرم کا اقرار کر لیا چنانچہ ان کا سر بھی پتھروں سے کچلا گیا۔"

**دانت کا قصاص**

حضرت انسؓ سے روایت ہے:

"عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا إِلَيْهَا العَفْوَ فَأَبَوْا، فَعَرَضُوا الأَرْشَ فَأَبَوْا---الحديث"[33]

"انسؓ سے روایت ہے کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دئے، پھر اس لڑکی سے لوگوں نے معافی کی درخواست کی لیکن اس لڑکی کے قبیلے والے معافی دینے کو تیار نہیں ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قصاص کے سوااور کسی چیز پر راضی نہیں تھے۔ چنانچہ آپؐ نے قصاص کا حکم دے دیا۔اس پر انس بن نضرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ربیعؓ کے دانت توڑ دئے جائیں گے؟، نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، ان کے دانت نہ توڑے جائیں گے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ انس! کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہی ہے۔ پھر لڑکی والے راضی ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھائیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر ہی دیتا ہے۔"

## دیت کی مقدار

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں۔

"كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَمَانَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ---الحديث"[34]

"رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار، یا آٹھ ہزار درہم تھی، اور اہل کتاب کی دیت اس وقت مسلمانوں کی دیت کی آدھی تھی، پھر اسی طرح حکم چلتا رہا، یہاں تک کہ عمرؓ خلیفہ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اور فرمایا: سنو، اونٹوں کی قیمت بڑھ گئی ہے، تو عمرؓ نے سونے والوں پر ایک ہزار دینار، اور چاندی والوں پر بارہ ہزار (درہم) دیت ٹھہرائی، اور گائے بیل والوں پر دو سو گائیں، اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں، اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑوں کی دیت مقرر کی، اور ذمیوں کی دیت چھوڑ دی، ان کی دیت میں (مسلمانوں کی دیت کی طرح) اضافہ نہیں کیا۔"

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے

"أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا"[35]

"نبی اکرم ﷺ نے دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی۔"

## قتل شبہ عمد میں دیت

عبداللہ بن عمروؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے:

"قَتِيلُ الْخَطَأِ شِبْهِ الْعَمْدِ، قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا، مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، أَرْبَعُونَ مِنْهَا خَلِفَةً، فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا"[36]

"عمداً و قصداً قتل کے مشابہ یعنی غلطی سے قتل کیا جانے والا وہ ہے جو کوڑے یا ڈنڈے سے مر جائے، اس میں سو اونٹ دیت (خون بہا) کے ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔"

اصل دیت سو اونٹ، یا سو گائے، یا دو ہزار بکریاں، یا ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم، یا دو سو جوڑے کپڑے ہیں، لیکن بعض جرائم میں یہ دیت سخت کی جاتی ہے، اسی کو دیت مغلظہ کہتے ہیں، وہ یہ کہ مثلاً سو اونٹوں میں چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں۔

**قتل خطا کی دیت**

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے رسول اللہ ﷺ روایت کی ہے:

"مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ ابْنَةَ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَعَشَرَةٌ بَنِي لَبُونٍ---الحديث"[37]

"جو شخص غلطی سے مارا جائے اس کا خون بہا تیس اونٹنیاں ہیں، جو ایک سال پورے کرکے دوسرے میں لگ گئی ہوں، اور تیس اونٹنیاں جو دو سال پورے کرکے تیسرے میں لگ گئی ہوں، اور تیس اونٹنیاں وہ جو تین سال پورے کرکے چوتھے سال میں لگ گئی ہوں، اور دو دو سال کے دس اونٹ ہیں جو تیسرے سال میں داخل ہو گئے ہوں، اور آپؐ نے گاؤں والوں پر دیت (خون بہا) کی قیمت چار سو دینار لگائی یا اتنی ہی قیمت کی چاندی، یہ قیمت وقت کے حساب سے بدلتی رہتی، اونٹ مہنگے ہوتے تو دیت بھی زیادہ ہوتی اور جب سستے ہوتے تو دیت بھی کم ہو جاتی، لہٰذا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیت کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہنچ گئی، اور چاندی کے حساب سے آٹھ ہزار درہم ہوتے تھے، آپؐ نے یہ بھی فیصلہ فرمایا: گائے والوں سے دو سو گائیں اور بکری والوں سے دو ہزار بکریاں (دیت میں) لی جائیں۔"

عبداللہ بن مسعودؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے:

"فِي دِيَةِ الْخَطَأِ عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورٌ"[38]

"قتل (غلطی سے قتل) کی دیت بیس اونٹنیاں تین تین سال کی جو چوتھے میں لگی ہوں، بیس اونٹنیاں چار چار سال کی جو پانچویں میں لگ گئی ہوں، بیس اونٹنیاں ایک ایک سال کی جو دوسرے سال میں لگ گئی ہوں، بیس اونٹنیاں دو دو سال کی جو تیسرے سال میں لگ گئی ہوں، اور بیس اونٹ ہیں جو ایک ایک سال کے ہوں اور دوسرے سال میں لگ گئے ہوں۔"

**کافر کی دیت**

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے۔

"عَقْلَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ، وَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى"[39]

"یہودی اور عیسائی کی دیت، مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔"

**اعضاء کی دیت**

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ- - - الحديث"[40]

"رسول اللہ ﷺ نے یمن کے باشندوں کے نام ایک خط لکھا جس میں یہ الفاظ تھے۔ "اگر کسی کی ناک پوری کاٹی جائے تو پورا خون بہا ہوگا۔ زبان کے کاٹے جانے پر بھی پوری دیت ہے۔ ہونٹوں پر

بھی پوری دیت ہے۔ خصیوں پر بھی پوری دیت ہے۔آلت پر بھی پوری دیت ہے،پیٹھ کی ہڈی پر بھی پوری دیت ہے، آنکھوں پر بھی پوری دیت ہے، ایک ٹانگ پر آدھی دیت ہے، مأمومہ (وہ زخم ہے جو دماغ تک پہنچے) پر تہائی دیت ہے۔ زخمی کرنے پر تہائی دیت ہے اور زخم سے ہڈی کا اپنی جگہ سے ہٹ جانے پر پندرہ اونٹ معاوضہ ہے۔"

سنن نسائی میں مذکور ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے والی رعین شرحبیل بن عبد کلال، والی معافر نعیم بن عبد کلال اور والی ہمدان حارث بن عبد کلال کو مخاطب کر کے اہل یمن کے لئے فرائض و سنن اور دیتوں کے احکام پر مشتمل ایک کتاب لکھ کر عمرو بن حزم کے ساتھ بھیجی، اس کتاب میں لکھا تھا۔

أَنَّ مَنْ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ، فَإِنَّهُ قَوَدٌ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ، وَأَنَّ فِي النَّفْسِ الدِّيَةَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ- - - الحديث"[41]

"جو بلاوجہ کسی مومن کو مار ڈالے اور اس کا ثبوت ہو تو اس سے قصاص لیا جائے گا سوائے اس کے کہ مقتول کے اولیاء معاف کر دیں، اور ایک جان کی دیت سو اونٹ ہے۔ ناک پوری کٹ جائے تو پوری دیت ہے، اور زبان میں دیت ہے، دونوں ہونٹوں میں دیت ہے، دونوں فوطوں میں دیت ہے، عضو تناسل میں دیت ہے، پیٹھ میں دیت ہے، آنکھوں میں دیت ہے، ایک پاؤں کی دیت آدھی ہے، جو زخم دماغ تک پہنچے اس میں تہائی دیتے۔ جو زخم پیٹ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے، اور جس زخم سے ہڈی سرک جائے اس میں دیت پندرہ اونٹ ہیں۔ اور ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی میں دیت دس اونٹ ہیں۔ دانت میں دیت پانچ اونٹ ہیں، اس زخم میں جس سے ہڈی کھل جائے دیت پانچ اونٹ ہیں، اور مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے اور سونا والے لوگوں پر ہزار دینار ہیں۔"

### آنکھ کی دیت

عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں

"قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ"[42]

"جس کی آنکھ کی روشنی کسی کے مارنے سے ضائع ہو گئی ہو اور آنکھ اپنی جگہ قائم ہو تو نبی علیہ السلام نے اس کی دیت ایک تہائی مقرر کی ہے۔"

حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے:

"لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ، وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ"[43]

"اگر کوئی تیرے گھر میں جھانکے اور تم سے اجازت نہ مانگے اور تو نے اسے پتھر سے زخمی کر دیا اور اس کی آنکھ نکل گئی تو تجھ پر کوئی حرج نہیں۔"

### ہاتھ اور پاؤں کی دیت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے

"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ، عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ

لِكُلِّ أُصْبُعٍ"44

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہے۔"

**دانتوں کی دیت**

حضرت انسؓ کہتے ہیں۔

"أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالقِصَاصِ"45

"بنو نضیر کی ایک لڑکی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ اس لڑکی کے رشتہ دار حضور ﷺ کی خدمت میں آئے، پس آپؐ نے قصاص کا حکم دیا۔"

**جنین (اسقاط حمل) کی دیت**

ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے۔

"قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ المرْأَةَ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ العَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا"46

"رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت ملیابنت عویمر کے بچے کے بارے میں جو ایک عورت کی مار سے مردہ پیدا ہوا تھا کہ مارنے والی عورت کو خون بہا کے طور پر ایک غلام یا لونڈی ادا کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ پھر وہ عورت بچہ گرانے والی جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فیصلہ دیا تھا مر گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ اس کی میراث اس کے لڑکوں اور شوہر کو دے دی جائے اور یہ دیت ادا کرنے کا حکم اس کے کنبہ والوں کو دیا تھا۔"

**معالج پر مریض کی دیت**

عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے:

"مَن تَطَبَّبَ ولم يُعلَم مِنهُ طِبٌّ فهُو ضامِنٌ"47

"جو شخص اپنے آپ کو طبیب (ڈاکٹر) ظاہر کرے اور حقیقت میں وہ طبیب نہ ہو (تو کسی نقصان کی صورت میں) وہی ذمہ دار ہوگا۔"

**نامعلوم قتل کی دیت**

رافع بن خدیجؓ روایت کرتے ہیں:

"أصبح رَجُلٌ من الأنصارِ مقتولاً بخيبرَ، فانطلق أولياؤه إلى النبيِّ -صلَّى الله عليه وسلم، فذكروا ذلك له، فقال: لكُم شاهدانِ يشهدانِ على قاتِلِ صاحبكم قالوا: يا رسُولَ الله، لم يكُن ثُمَّ أحدٌ مِنَ المسلِمِينَ، وإنما هم يهُودُ، وقد يجترئونَ على أعظَم من هذا، قال فاختاروا مِنهُم خمسينَ فاستحلِفَهم فأبوا، فوداهُ النبيَّ صلَّى الله عليه وسلم مِن عندِه"48

"انصار کا ایک آدمی خیبر میں قتل کر دیا گیا، تو اس کے وارثین نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے پوچھا: "کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے ساتھی کے مقتول ہو جانے کی گواہی دیں؟" انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہاں پر تو مسلمانوں میں سے کوئی نہیں تھا، وہ تو سب کے سب یہودی ہیں اور وہ اس سے بڑے جرم کی بھی جرات کر لیتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان میں پچاس افراد منتخب کر کے ان سے قسم لے لو" لیکن وہ اس پر راضی نہیں ہوئے، تو آپؐ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا کی۔"

## قصاص، دیت، معافی

ابو شریح خزاعیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے:

"مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ – وَالْخَبْلُ: الْجُرْحُ – فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ، فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ: أَنْ يَقْتُلَ، أَوْ يَعْفُوَ، أَوْ يَأْخُذَالدِّيَةَ، فَمَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعَادَ، فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا"[49]

"جس شخص کا خون کر دیا جائے، یا اس کو زخمی کر دیا جائے، اسے (یا اس کے وارث کو) تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے، اگر وہ چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کا ہاتھ پکڑ لو، تین باتیں یہ ہیں: یا تو قاتل کو قصاص میں قتل کرے، یا معاف کر دے، یا خون بہا (دیت) لے لے، پھر ان تین باتوں میں سے کسی ایک کو کرنے کے بعد اگر بدلہ لینے کی بات کرے، تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔"

## شریعت موسوی اور اسلام کا موازنہ

شریعت موسویٰ مجسم عدل ہے اس میں قصاص کے معاملے میں احسان اور عفو و در گزر کی ممانعت ہے۔ تورات ہر حال میں اصول عدل (قصاص) پر کاربند رہنے کا حکم دیتی ہے۔ احسان (معافی اور دیت) کی ممانعت ہے۔ جیسا کہ تورات میں قصاص کے بارے میں مذکور ہے۔

"اور جو کوئی کسی آدمی کو مار ڈالے وہ ضرور جان سے مارا جائے،[50] اگر کوئی کسی آدمی کو ایسا مارے کہ وہ مر جائے تو وہ قطعی جان سے مارا جائے،[51] اور تجھ کو ذرا ترس نہ آئے جان کا بدلہ جان، آنکھ کا بدلہ آنکھ، دانت کا بدلہ دانت، ہاتھ کا بدلہ ہاتھ اور پاؤں کا بدلہ پاؤں ہو،[52]

"اور تم اس قاتل سے جو واجب القتل ہو دیت نہ لینا بلکہ وہ ضرور ہی مارا جائے۔"[53]

موسوی شریعت کے برعکس اسلام عدل و احسان کا حسین امتزاج ہے یعنی قانون اور اخلاق دونوں کا مجموعہ ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ" (سورة النحل: 90)

"بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

تورات کے مذکورہ احکام کے برعکس اسلام کا حکم یہ ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى" (سورة البقرة :178)

"اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت۔"

آیت کے اس حصے میں قانون کا بیان ہے یعنی جو عدل چاہتے ہیں وہ قصاص لے لے۔آیت کے دوسرے حصے میں اخلاق یعنی احسان کا ذکر ہے، جو بجائے قصاص کے دیت لے کر معاملے کو نمٹانا چاہتے ہیں۔ وہ دیت لے لے۔

"فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ" (سورة البقرة :178)

"ہاں جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے اسے بھلائی کی اتباع کرنی چاہئے اور آسانی کے ساتھ دیت ادا کرنی چاہئے۔ تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے اس کے بعد بھی جو سرکشی کرے اسے دردناک عذاب ہوگا۔"

علامہ سید سلیمان ندویؒ لکھتے ہیں:

"حضرت موسیٰؑ کا قانون بالکل عدل و انصاف پر مبنی تھا جبکہ اسلام نے عدل و احسان دونوں میں امتزاج پیدا کرکے دنیا کے نظام حکومت کو کامل تر کردیا۔"[54]

مذکورہ بالا تصریحات سے واضح ہوا کہ اسلام عدل واحسان یعنی قانون اور اخلاق کا دونوں کا مجموعہ ہے۔اسلام قانونًا ہر مظلوم کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ چاہے تو تورات کے حکم کے مطابق بدلہ لے یا احسان کا معاملہ کرتے ہوئے اس ظالم کو معاف کردے اور برائی کے بجائے اس کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرے۔

**مشترکات وامتیازات**

اسلام اور شرائع سابقہ میں قتل حرام اور قابل سزا جرم ہے۔انسانی جان کی حرمت کی وجہ قصاص مشروع ہو گئی۔

**موسوی شریعت میں قصاص ودیت**

1. قتل عمد اور قتل خطا دونوں صورتوں میں قصاص فرض ہے۔
2. قصاص کے لئے ایک سے زیادہ لوگوں کی شہادت ضروری ہے۔
3. قتل عمد اور قتل خطا دونوں صوتوں میں معافی اور دیت کی ممانعت ہے ہر حال میں قانون عدل کا نفاذ مطلوب ہے۔
4. تورات کے مطابق ورثاء بھی قاتل کو قتل کر سکتے ہیں۔
5. جراحات اور تلف اعضاء کی صورت میں بھی قصاص فرض ہے۔

**اسلام میں قصاص ودیت**

1. قتل عمد کی صورت میں قصاص فرض ہے۔اسلام نے مقتول کے ورثاء کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ قانون عدل پر عمل پیرا ہو کر قصاص لے، یا احسان کا معاملہ کرتے ہوئے معاف کردے یا دیت لے لے۔
2. قتل خطا کی سورۃ النساء میں یہ سزا مقرر کی گئی ہے:

- ایک غلام آزاد کرے اور مقتول کے ورثاء کو دیت ادا کرے۔ مقتول کے ورثاء کو دیت لینے یا معاف کرنے کا اختیار ہے۔
- اگر مقتول کا تعلق دشمن قوم سے ہو لیکن وہ مسلمان ہو، تو اس کا کفارہ صرف ایک غلام کی گردن چھڑانا ہے۔
- اگر مقتول کا تعلق اس قوم سے ہے جن کے ساتھ امن کا معاہدہ ہے تو دیت لازم ہے اور ایک غلام بھی آزاد کیا جائے اگر یہ میسر نہ ہو تو لگاتار دو مہینے روزہ رکھے۔

3. قصاص کے لئے کم از کم دو گواہوں کی شہادت ضروری ہے۔
4. اسلام کے مطابق حد کا اجراء صرف حاکم وقت کر سکتا ہے مقتول کے ورثاء یا کسی اور کو اس کا حق حاصل نہیں۔
5. جراحات کے حوالے سے بنی اسرائیل کو جو حکم ملا تھا قرآن نے بھی تلف اعضاء کی صورت میں اسی حکم کو برقرار رکھا۔
6. قصاص کے حوالے سے موسوی شریعت میں مطلق حکم تھا اور اسلام نے اسے مقید کیا۔

## اسلام اور یہودیت میں قصاص و دیت کے احکام میں مشترکات

اسلام اور یہودیت میں قتل حرام اور قابل سزا جرم ہے۔اسلام میں صرف قتل عمد کی صورت میں قصاص کا حکم ہے اور اس حکم کا نفاذ مقتول کے ورثاء کا صوابدیدی اختیار ہے چاہے تو قانون عدل پر عمل پیرا ہو کر قصاص لے یا احسان کا معاملہ کرتے ہوئے معاف کرے یا دیت لے لے۔ جبکہ یہودیت میں قتل عمد اور قتل خطا دونوں صورتوں میں قصاص فرض ہے۔ جراحات کے حوالے سے بنی اسرائیل کو جو حکم ملا تھا قرآن نے بھی تلف اعضاء کی صورت میں اسی حکم کو برقرار رکھا۔ اسلام اور یہودیت دونوں میں قصاص کے لئے ایک سے زیادہ لوگوں کی شہادت ضروری ہے۔

## اسلام اور یہودیت میں قصاص و دیت کے احکام میں امتیازات

اسلام میں قتل عمد اور قتل خطا دونوں صورتوں میں قاتل کے ورثاء کو مقتول کو معاف کرنے اور دیت لینے کا اختیار ہے۔ جبکہ یہودیت میں قتل عمد اور قتل خطا دونوں صوتوں میں معافی اور دیت کی ممانعت ہے ہر حال میں قانون عدل کا نفاذ مطلوب ہے ۔اور یہودیت میں جراحات اور تلف اعضاء کی صورت میں بھی قصاص فرض ہے۔ اسلام کے مطابق حد کا اجراء صرف حاکم وقت کر سکتا ہے مقتول کے ورثاء یا کسی اور کو اس کا حق حاصل نہیں۔ جبکہ تورات کے مطابق ورثاء بھی قاتل کو قتل کر سکتے ہیں۔

## نتائج

1. اسلام اور یہودیت میں قتل حرام اور قابل سزا جرم ہے۔انسانی جان کی حرمت کی وجہ قصاص مشروع ہو گئی۔
2. اسلام میں صرف قتل عمد کی صورت میں قصاص فرض ہے جبکہ یہودیت میں قتل عمد اور قتل خطا دونوں صورتوں میں قصاص فرض ہے۔
3. اسلام مقتول کے ورثا کو قانون عدل (قصاص) اور احسان (معافی یا دیت) دونوں کا اختیار دیا ہے۔ جبکہ یہودیت میں قتل عمد اور قتل خطا دونوں صورتوں میں معافی اور دیت کی ممانعت ہے ہر حال میں قانون عدل (قصاص) مطلوب ہے۔
4. اسلام میں قصاص کے لئے کم از کم دو گواہوں کی شہادت ضروری ہے۔اور یہودیت میں بھی قصاص کے لئے ایک سے زیادہ لوگوں کی شہادت ضروری ہے۔
5. اسلام کے مطابق قصاص کے حکم کا اجراء صرف حاکم وقت کر سکتا ہے۔ جبکہ تورات کے مطابق ورثاء بھی قاتل کو قتل کر

سکتے ہیں۔

6. جراحات کے حوالے سے بنی اسرائیل کو جو حکم ملا تھا قرآن نے بھی تلف اعضاء کی صورت میں اسی حکم کو برقرار رکھا۔
7. قصاص کے حوالے سے موسوی شریعت میں مطلق حکم تھا اور اسلام نے اسے مقید کیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

---

## حوالہ جات (References)

[1] *Deuteronomy*, 19: 10.

استثنا، ۱۰: ۱۹

[2] *Exodus*, 23: 7.

خروج، ۲۳: ۷

[3] Jeremiah, 7: 6.

یرمیاہ ۷: ٦

[4] Jeremiah, 22: 3.

یرمیاہ، ۲۲: ۳

[5] Proverbs, 6: 17.

امثال، ٦: ۱۷

[6] 2-Kings, 11: 18.

سلاطین دوم، ۱۱: ۱۸

[7] Exodus, 23: 7.

خروج، ۷: ۲۳

[8] Ezekiel, 33: 8.

حزقی ایل، ۸: ۳۳

[9] Lamentations, 3: 34.

نوحہ، ۳: ۳۴

[10] Deuteronomy, 27: 25.

استثنا، ۲۷: ۲۵

[11] Numbers, 35: 33.

گنتی، ۳۳: ۳۵

[12] Genesis, 9: 6.

پیدائش، ۹: ٦

[13] Leviticus, 17: 24.

احبار، ۱۷: ۲۴

14 Leviticus, 24: 21.

احبار، ۲۴: ۲۱

15 Exodus, 20: 13.

خروج، ۲۰: ۱۳

16 Numbers, 35: 20 - 21.

گنتی، ۳۵: ۲۰-۲۱

17 Exodus, 21: 23 - 25.

خروج، ۲۱: ۲۳-۲۵

18 Leviticus, 24: 20.

احبار ۲۰: ۲۴

19 Numbers, 35: 31.

گنتی ۳۵: ۳۱

20 Deuteronomy, 19: 21.

استثنا ۱۹: ۲۱

21 Al Ḥusayn bin Mas'ūd Al Baghwī, *Tafsīr Baghwī*, ed. 'Abd al Razzāq Al Mahdī (Beirūt: Dār 'Iḥyā' al Turāth al 'Arabī, n.d.), 1: 207.

البغوی، الحسین بن مسعود، تفسیر البغوی، ت: عبد الرزاق المهدی، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱: ۲۰۷

22 Aḥmad bin Muḥammad al Shaybānī Ibn Ḥambal, *Al Musnad*, ed. Sho'ayb al Arnā'ūṭ, 1st ed. (Damascuss: Mu'assasah Al Risālah, 2001), Ḥadīth # 16064.

ابن حنبل، احمد بن محمد، مسند احمد، ت: شعیب الأرنؤوط، مؤسسۃ الرسالۃ، طبع اول، ۲۰۰۱ء، حدیث رقم: ۱۶۰۶۴

23 Muḥammad bin Yazīd al Qazwīnī Ibn Mājah, *Al Sunan*, ed. Fawād 'Abd al Bāqī (Egypt: Dār 'Iḥyā' al Kutub al 'Arabī, n.d.), Ḥadīth # 2672.

ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، ابواب الدیات، ت: محمد فواد عبد الباقی، دار إحیاء الکتب العربیۃ، حدیث رقم: 2672

24 Aḥmad bin Shu'ayb Al Nasa'ī, *Al Sunan* (Aleppo: Maktab al Maṭbū'āt al Islāmiyyah, 1986), Ḥadīth # 4786.

النسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، کتاب القسامۃ والقود والدیات، مکتب المطبوعات الإسلامیۃ – حلب، طبع اول 1986، حدیث رقم: 4786

25 Muḥammad bin 'Īsa Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī*, 2nd ed. (Egypt: Maṭba'ah Muṣṭafa al Bābī al Ḥalabī, 1395), Ḥadīth # 1975.

الترمذی، محمد بن عیسی، سنن ترمذی، کتاب الدیات، مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، طبع دوم ۱۹۷۵ء، حدیث رقم: ۱۹۷۵

26 Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī*, Ḥadīth # 1387.

الترمذی، سنن الترمذی، ابواب الدیات، حدیث رقم: ۱۳۸۷

27 Sulaymān bin al A'sh'ath Abū Dāw'ūd, *Sunan Abī Dāw'ūd*, 1st ed. (Beirūt: Mu'ssasah Al Risālah al 'Ālamīyyah, 2009), Ḥadīth # 4539.

ابو داود، سلیمان بن اشعث، سنن ابو داؤد، کتاب الدیات، ت: شعیب الارنؤوط، دار الرسالۃ العالمیۃ، طبع اول ۲۰۰۹ء، حدیث رقم: ۴۵۳۹

28 Aḥmad bin al Ḥusayn Al Bayhaqī, *Al Sunan al Kubra*, ed. Muḥammad 'Abd al Qādir Aṭā, 3rd ed. ('Beirūt: Dār Al Kutub Al'Ilmiyyah, 2003), Ḥadīth # 15973.

البیہقی، احمد بن حسین، السنن الکبری، ابواب الدیات، ت: محمد عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، حدیث رقم: ۱۵۹۷۳

29 Ibn Ḥambal, *Al Musnad,* Ḥadīth # 992.

ابن حنبل، مسند احمد، حدیث رقم: ۹۹۲

30 Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī*, Ḥadīth # 1421.

الترمذی، سنن الترمذی، حدیث رقم: ۱۴۲۱

31 Ibn Mājah, *Al Sunan*, Ḥadīth # 2662.

ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، حدیث رقم: ۲۶۶۲

32 Muḥammad bin Ismā'īl Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*, ed. Muhammad Zuhayr Nasir (Dār Ṭawq al Najāh, 1992), Ḥadīth # 6876.

البخاری، محمد بن اسمٰعیل، صحیح البخاری، کتاب الدیات، ت: محمد زہیر بن ناصر الناصر، دار طوق النجاۃ، طبع اول ۱۹۲۲ھ، حدیث رقم: ۶۸۷۶

33 Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*, Ḥadīth # 4500.

البخاری، صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، حدیث رقم: ۴۵۰۰

34 Abū Dāw'ūd, *Sunan Abī Dāw'ūd*, Ḥadīth # 4542.

ابو داود، سنن ابو داؤد، کتاب الدیات، حدیث رقم: ۴۵۴۲

35 Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī*, Ḥadīth # 1388.

الترمذی، سنن الترمذی، ابواب الدیات، حدیث رقم: ۱۳۸۸

36 Ibn Mājah, *Al Sunan*.

ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، حدیث رقم: ۲۶۲۷

37 Ibn Mājah, *Al Sunan*, Ḥadīth # 2630.

ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، حدیث رقم: ۲۶۳۰

38 Ibn Mājah, *Al Sunan*, Ḥadīth # 2631.

ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، حدیث رقم: ۲۶۳۱

39 Ibn Mājah, *Al Sunan*, Ḥadīth # 2631.

ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، حدیث رقم: ۲۶۳۱

40 'Abdullah bin 'Abd al Raḥmān al Samarqandī Al Dārmī, *Al Sunan*, ed. Ḥusayn Salīm, 1st ed. (Riyadh: Dār al Mughnī lil Nashr wal Tawzī', 2000), Ḥadīth # 2411.

الدارمی، عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، سنن الدارمی، و من کتاب الدیات، ت: حسین سلیم اسد الدارانی، دار المغنی للنشر والتوزیع، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، طبع اول ۲۰۰۰ء، حدیث رقم: ۲۴۱۱

41 Al Nasa'ī, *Al Sunan*, Ḥadīth # 8457.

النسائی، سنن نسائی، کتاب القسامۃ والقود والدیات، حدیث رقم: ۴۸۵۷

42 Abū Dāw'ūd, *Sunan Abī Dāw'ūd*, Ḥadīth # 4567.

ابوداود، سنن ابوداؤد، کتاب الدیات، حدیث رقم: ۴۵۶۷

43 Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*, Ḥadīth # 6888.

البخاری، صحیح البخاری، کتاب الدیات، حدیث رقم: ۶۸۸۸

44 Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī*, Ḥadīth # 1391.

الترمذی، سنن الترمذی، ابواب الدیات، حدیث رقم: ۱۳۹۱

45 Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*, Ḥadīth # 6894.

البخاری، صحیح البخاری، کتاب الدیات، حدیث رقم: ۶۸۹۴

46 Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*, Ḥadīth # 6888.

البخاری، صحیح البخاری، کتاب الفرائض، حدیث رقم: ۶۸۸۸

47 Abū Dāw'ūd, *Sunan Abī Dāw'ūd,* Ḥadīth # 4586.

ابوداود، سنن ابوداؤد، کتاب الدیات، حدیث رقم: ۴۵۸۶

48 Abū Dāw'ūd, *Sunan Abī Dāw'ūd*, Ḥadīth # 4524.

ابوداود، سنن ابوداؤد، کتاب الدیات، حدیث رقم: ۴۵۲۴

49 Ibn Mājah, *Al Sunan*, Ḥadīth # 2623.

ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، حدیث رقم: ۲۶۲۳

50 Leviticus, 24: 17.

احبار، ۱۷: ۲۴

51 Exodus, 21: 12.

خروج، ۲۱: ۱۲

52 *Deuteronomy*, 19: 21.

استثنا، ۱۹: ۲۱

53 Numbers, 35: 31.

گنتی، ۳۵: ۳۱

54 Sayyed Sulaymān Nadvī, *Sīrat al Nabī* (Lahore: Maktabah Madniyyah, 1999), 5: 50.

ندوی، سید سلیمان، علامہ، سیرت النبیؐ، مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور، ۱۹۹۹ء، ۵: ۵۰